## سوال

محمد حسن فوت ہوگیا ہے، وہ شادی شدہ تھا مگر اس کی کوئی اولاد نہیں تھی اس کی بیوی زندہ ہے۔ محمد حسن کے والدین محمد حسن سے پہلے ہی فوت ہوگئے ہیں۔ محمد حسن کے دو بھائی میہار اور غلام حیدر ہیں۔ ان میں سے بھائی میہار محمد حسن سے پہلے ہی فوت ہوگئے ہیں مگر بھائی میہار کی اولاد زندہ ہے۔ محمد حسن تین بہنیں نور خاتون، رحمت اور زولیخہ ہیں۔ تینوں بہنیں زندہ ہیں۔ تقسیم مال درکرار ھے۔؟

## جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور صورت حال کے مطابق میت کے ورثاء میں سے میت کی بیوی، بھائی غلام حیدر، بھائی میہار کی اولاد، اور تین بہنیں نور خاتون، رحمت اور زولیخہ زندہ ہیں، میت کی کل جائیداد کی تقسیم شرعی اصولوں کے مطابق درج ذیل طریقہ سے کی جائے گی:

نمبر شمار میت کا ورثاء جائیداد کی تقسیم سارے مال کے 20 حصے کرلیے جائیں فیصد

1 بیوی کل مال کا چوتھا حصہ 5 حصے 25.0%

2 غلام حیدر

ایک بھائی اور تین بہنوں کو باقی ساری جائیداد ملے گی 6 حصے 30.0%

3 نور خاتون 3 حصے 15.0%

4 رحمت 3 حصے 15.0%

5 زولیخہ 3 حصے 15.0%

6 میہار کی اولاد ان کو کچھ نہیں ملے گا 00

بیوی کے چوتھا حصہ لینے کی دلیل ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ (النساء: 12)

اور ان کے لیے (یعنی بیویوں کے لیے) اس میں سے چوتھا حصہ ہے جو تم چھوڑ جاؤ، اگر تمہاری کوئی اولاد نہ ہو۔

بقیہ مال بھائی اور بہنیں لیں گے، اس کی دلیل ارشاد باری تعالی ہے:

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ

حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (النساء: 176)

وہ تجھ سے پوچھتے ہیں، کہہ دے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتوی دیتا ہے، اگر کوئی آدمی ہو جائے، جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس کے لیے اس کا نصف ہے جو اس نے چھوڑا اور وہ (خود) اس (بہن) کا وارث ہو گا، اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر وہ دو (بہنیں) ہوں تو ان کے لیے اس میں سے دو تہائی ہو گا جو اس نے چھوڑا اور اگر وہ کئی بھائی بہن مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر ہو گا۔ اللہ تمھارے لیے کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

بھتیجوں کو بھائی کی موجودگی میں کچھ نہیں ملے گا، اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ (صحيح البخاري، الفرائض: 6732)

تم فرض حصے یعنی مقرر حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کے لیے ہے۔

بھائی بھتیجوں کی بہ نسبت میت سے زیادہ قریب ہے اس لیے بھائی وارث ہو گا، اور اس کے ساتھ بہنیں وارث بنیں گی، لیکن بھتیجے محروم ہو جائیں گے۔

واللہ أعلم بالصواب

## محدث فتویٰ کمیٹی

**01.** فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ